104852 ـ حرام تعلقات كے بعد توبہ كی اور ولی كی غير موجودگی ميں شادی كر لی اب كيا كريں

سوال

ميں فرانس ميں رہتا ہوں اور ايك بيوہ سے شادی كی ہے جس كی اولاد بھی ہے اس سے ميرے غير شرعی تعلقات ـ زنا ـ بھی رہے ہيں اور بعد ميں اللہ سے سچی توبہ كر كے شادی كر لی، ہماری شادی ميں اس علاقے كا امام اور گواہ پانچ اشخاص تھے اس وقت تو مجھے شادی ميں ولی كی شرط كا علم نہيں تھا.
شادی كے بعد ميں نے اس سے اس كے والدين كی رائے كے بارہ ميں دريافت كيا تو وہ كہنے لگی: وہ اس شادی پر راضی نہ تھے، يہ علم ميں رہے كہ اس كے والدين مغرب ميں رہتے ہيں اور يہ عورت فرانس ميں، ليكن شادی كے بعد انہوں نے اسے معاف كر ديا، اور اب ان كے آپس ميں بہت اچھے تعلقات ہيں، وہ ہمارے پاس بھی آئے اور اب اس سے ميری دو بيٹياں ہيں برائے مہربانی ميری راہنمائی فرمائيں، آيا يہ عقد نكاح صحيح تھا يا نہيں اور اب مجھے كيا كرنا چاہيے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالی سے دعا ہے كہ وہ آپ كی توبہ قبول فرمائے اور آپ كے گناہ معاف كردے، اور اطاعت و فرمانبرداری ميں آپ كی معاونت فرمائے.

دوم:

ولی كے راضی نہ ہونے كی بنا پر آپ كا عقد نكاح باطل تھا اس ليے آپ كو ولی كی موجودگی ميں نكاح دوبارہ كرنا چاہيے اور اگر وہ خود حاضر نہ ہو سكے تو كسی اور كو وكيل بنا دے جو عقد نكاح ميں اس كی نيابت كرے.

ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہما بيان كرتے ہيں كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ولی كے بغير نكاح نہيں ہوتا "

سنن ترمذی حديث نمبر (1101) سنن ابو داود حديث نمبر (2085) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحيح ترمذی ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جمہور علماء کا کہنا ہے کہ:

ولی کے بغیر نکاح باطل ہے، جو کوئی بھی ولی کے بغیر نکاح کرے وہ اسے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی اتباع کرتے ہوئے تعزیر لگاتے اور سزا دیتے ہیں، امام شافعی کا مسلك بھی یہی ہے، بلکہ ان میں سے تو ایك گروہ اسے رجم کی حد لگاتا ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (32 / 21).

اور شیخ الاسلام کا یہ بھی کہنا ہے:

" قرآن مجید اور سنت نبویہ کے کئی ایك مقامات اس پر دلالت کرتے ہیں، اور صحابہ کرام کی یہ عادت ہے کہ عورتوں کی شادی مرد کرتے تھے، یہ معروف نہیں کہ کسی بھی عورت نے اپنا نکاح خود کیا ہو، یہی ہے وہ جس سے نکاح اور خفیہ دوستیاں لگانے میں فرق ہوتا ہے، اسی لیے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہا کرتی تھیں:

" عورت اپنا نکاح خود مت کرے، کیونکہ جو عورت اپنا نکاح خود کرتی ہے وہ باغیہ اور زانی ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (32 / 131).

اور عون المعبود کے مؤلف لکھتے ہیں:

" حق یہی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح باطل ہے، جیسا کہ اس پر حدیث دلالت کرتی ہے " انتہی

دیکھیں: عون المعبود (6 / 101).

اب آپ دونوں پر واجب ہے کہ اگر عقد نکاح صحیح کرنا چاہتے اور اسے شریعت کے مطابق بنانا چاہتے ہیں تو ولی کی موجودگی اور اس کی موافقت کے ساتھ نکاح دوبارہ کریں.

اور آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس عقد نکاح کو جتنا جلدی ہو سکے صحیح کر لیں، کیونکہ اب آپ کا اکٹھے رہنا حرام ہے، اس لیے کہ تمہارے درمیان جو عقد نکاح ہوا تھا وہ صحیح نہیں تھا.

اس میں جلدی کرنے کے لیے آپ بیوی کے باپ کو ٹیلی فون کر سکتے ہیں اور وہ آپ کو کہے کہ میں نے اپنی فلاں بیٹی کا تمہارے ساتھ نکاح کیا، اور آپ اسے قبول کریں، لیکن یہ دو گواہوں کی موجودگی میں ہونا چاہیے جو باپ کی آواز پہچانتے اور سنتے ہوں.

سوم:

رہا مسئلہ بیٹوں کا تو وہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہونگے کیونکہ آپ نے بغیر ولی کے عقد نکاح کیا اور آپ کا خیال تھا کہ ایسا نکاح صحیح ہے.

واللہ اعلم .